٥٩ ✗ — اظہار الحق - مولوی رحمت اللہ کیرانوی کی

تبصرے

اردو ترجمہ (بائبل سے قرآن تک)

تا تریاق از عراق آوردہ شود مار گزیدہ مردہ شود

اجتہاد اور جدید دنیا میں اسلامی قانون سازی کے موضوع پر کوئی پچاس صفحے لکھنے کے بعد زیر نظر کتاب کا "اختتامیہ" یوں ختم ہوتا ہے :

"..... بدقسمتی سے ہم نظام قانون کو اس کے استحقاق سے زیادہ اہمیت دے رہے ہیں اور اس طرح معاشی انصاف کے سوال کو نظر انداز کرنے کا خطرہ مول لے رہے ہیں، جو ہمارے لیے بحیثیت ایک قوم کے فیصلہ کن اہمیت کا مالک ہے۔"

مظہر الدین صدیقی صاحب انگریزی بڑی صاف لکھتے ہیں، اور ان کا اسلوب بڑا رواں ہے۔ اس میں شک نہیں کہ انھوں نے یہ کتاب لکھ کر علامہ اقبال کے بعض مباحث کو زیادہ واضح کر دیا ہے۔ ہمارے نزدیک اگر وہ کتاب کا موضوع صرف Concept of Muslim culture رکھتے اور اس سے متعلق بحثوں میں صرف علامہ اقبال پر اکتفا نہ کرتے بلکہ اس عہد کے اور اہل قلم کو بھی لے لیتے اور اقبال کے ان افکار کے اظہار کے بعد سے لے کر آج تک ان چالیس سالوں میں ان امور پر جو کچھ اور لکھا گیا اور سوچا گیا، اسے بھی پیش نظر رکھتے تو ان کی کتاب کی افادیت میں کئی گنا اضافہ ہو جاتا۔ بہر حال اقبالیات پر یہ ایک اچھی کتاب ہے۔

بائبل سے قرآن تک

مولانا رحمت اللہ صاحب کیرانوی رح کی عربی کتاب "اظہار الحق" کا اردو ترجمہ اور شرح و تحقیق (جلد اول) قیمت /۱۵ روپیہ

ناشر مکتبہ دار العلوم کراچی ۱۴

مولانا رحمت اللہ صاحب کیرانوی ہمارے ان بزرگوں میں سے ہیں، جنھوں نے ۱۸۵۷ء کے ہنگامہ خوں ریز سے پہلے مسیحی مشنریوں کے حملوں کا، جو اس زمانے میں بڑے زور شور سے اسلام پر کیے جا رہے تھے، مقابلہ کیا اور انھیں ناکام بنایا۔ پھر ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں حصہ لیا اور انگریز کے خلاف جہاد کیا۔ اس کے بعد ہجرت کر کے حجاز تشریف لے گئے، جہاں آخر وقت تک اسلام کی خدمت میں مصروف رہے۔

حضرت مولانا نے یہ کتاب استنبول کے زمانہ قیام میں لکھی اور آج سے ۱۰۹ سال پہلے ۱۲۸۱ھ میں اس کا پہلا ایڈیشن استنبول میں چھپا۔ اس کا عربی سے ترکی زبان میں "ابراز الحق" کے نام سے ترجمہ

کیا گیا۔ عثمانی سلطنت نے اس کے بعض یورپی زبانوں میں بھی ترجمے کرائے۔ اس کے گجراتی اور انگریزی زبانوں میں بھی ترجمے ہوئے۔ ردِّ عیسائیت کے سلسلے میں مولانا رحمت اللہ صاحب کی اس کتاب کی افادیت کا اندازہ اس سے لگائیے کہ اتنا زمانہ گزرنے کے بعد چونکہ اصل عربی کتاب نایاب تھی، اس لیے مراکش کی وزارت امور مذہبی نے اسے بڑے اہتمام سے چھاپا ہے۔ لیکن تعجب ہے کہ ایک ہندوستانی عالم کی اس شہرۂ آفاق عربی کتاب کا اب جا کر اردو میں ترجمہ شائع ہو سکا۔

محترم مصنف نے کتاب کے پیش لفظ میں برعظیم پاک و ہند پر برطانوی تسلط کے بعد عیسائی مشنریوں کی جارحانہ مذہبی تبلیغ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ان کا آگرہ شہر میں ۱۲۷۰ھ میں ایک بڑے پادری (فنڈر) سے "ان پانچ مسائل میں مناظرہ طے ہو گیا جو عیسائی اور مسلمانوں کے باہمی نزاعی مسائل کی بنیاد ہیں۔ یعنی تحریف، نسخ، تثلیث، قرآن کی حقانیت اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا حق ہونا۔۔۔۔ خدا کے فضل و کرم سے نسخ اور تحریف والے دو مسئلوں میں جو دقیق ترین مسئلے تھے اور پادریوں کے خیال میں سب سے مقدم تھے ہم کو کامیابی اور غلبہ حاصل ہوا۔ جب پادری مذکور نے یہ دلخراش شکست دیکھی تو باقی تین مسائل میں مناظرہ سے راہ فرار اختیار کی۔"

۱۸۵۷ء کے ہنگامہ کے بعد جب مولانا حجاز تشریف لے گئے تو وہاں کے ایک مشہور عالم زینی دحلان کے کہنے پر آپ نے مذکورہ بالا پانچوں نزاعی مباحث کے متعلق عربی میں یہ کتاب لکھی۔ اس کتاب میں مسیحی مشنریوں کے دعاوی کا رد تمام تر عیسائی مصنفوں کی کتابوں سے کیا گیا ہے۔ اس مواد کو جمع کرنے میں مولانا کو سب سے زیادہ مدد ڈاکٹر وزیر خاں سے ملی، جن کا ذکر انھوں نے پیش لفظ میں یوں فرمایا ہے: "میرے ایک محترم دوست (خدا ان کو تادیر زندہ رکھے) اس جلسہ میں میرے معین و مددگار تھے۔"

ان ڈاکٹر وزیر خاں کی بھی عجیب و غریب شخصیت تھی۔ محمد تقی عثمانی صاحب نے کتاب کے حاشیے میں ان کے بارے میں بتایا ہے کہ وہ ۱۸۳۲ء میں علم طب کی تحصیل کے لیے برطانیہ گئے اور وہاں سے عیسائی مذہب کی کتابوں کا بہت بڑا ذخیرہ لے کر لوٹے۔ وہ انگریزی کے علاوہ یونانی بھی جانتے تھے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں بھی حصہ لیا۔ اور وہ ادھر کے

گورنر بنائے گئے۔ بعد میں وہ بھی ہجرت کر کے حجاز تشریف لے گئے اور وہیں انتقال فرمایا۔

اصل کتاب یعنی اس کا ترجمہ ۲۱۹ صفحے سے شروع ہو کر ۶۱۲ صفحہ پر ختم ہوتا ہے۔ شروع کے ۲۱۸ صفحات میں شارح مولانا محمد تقی عثمانی نے ایک تو عیسائیت پر مفصل بحث کی ہے اور بتایا ہے کہ عیسائیت کیا ہے۔ اور موجودہ عیسائیت کا بانی کون ہے۔ نیز عیسائیت کی مجملاً تاریخ بیان کی ہے، دوسرے حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانوی کے سوانح منضبط کر دیے ہیں۔

شارح کا اصل کتاب پر یہ اضافہ نہایت مفید ہے، اور اسے جس عمدہ پیرائے میں پیش کیا گیا ہے، وہ واقعی قابل تعریف ہے۔ اس میں علمی متانت و توازن دونوں ہیں۔ شارح کے اس اضافہ نے اصل کتاب کی اہمیت و افادیت کو کافی بڑھا دیا ہے۔ کتاب کا ترجمہ مولانا اکبر علی صاحب نے کیا ہے، جو دارالعلوم کراچی میں استاذ حدیث ہیں۔ ترجمہ بھی بہت اچھا ہے۔ اس کے علاوہ ایک سو سال پہلے کی کتاب کے اردو ترجمے کو عام قاریوں کے لیے قابل فہم بنانے کے لیے تشریحات و حاشیوں کی بڑی ضرورت تھی، فاضل شارح نے بڑی محنت اور تحقیق سے اس کمی کو بھی پورا کر دیا ہے۔

غرض زیر نظر کتاب کی تیاری اور اشاعت میں ایک علمی کتاب کے لیے جس قدر توجہ، محنت اور تحقیق کی ضرورت ہوتی ہے اس میں کوئی کوشش اٹھا نہیں رکھی گئی۔ شروع میں مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کا پیش لفظ ہے جس میں انھوں نے رومن کیتھولک چرچ کی ایک رپورٹ کے حوالے سے بتایا ہے کہ "مسلمانوں کو عیسائی بنانے میں سب سے زیادہ شاندار کامیابی پاکستان میں ہوئی ہے۔"

رپورٹ کی یہ بات کہاں تک صحیح ہے، اس بارے میں کچھ کہنا مشکل ہے۔ لیکن اس سلسلے میں ہم یہ عرض کریں گے کہ جہاں تک عیسائیت کی دینی اور علمی حقانیت کا تعلق ہے اس سے شاید ہی کوئی مسلمان جو اپنے دین کے اساسی اصل یعنی توحید سے واقف ہے، متاثر ہوتا ہو، لیکن اگر اس زمانے میں بھی ہمارے ہاں سے عیسائیت کو کچھ قبول کرنے والے مل جاتے ہیں تو اس کی وجہ اس کے علمی، عقلی اور تاریخی دلائل نہیں، بلکہ عیسائی مشنریوں کے وہ ادارے ہیں جن کی بہتر تعلیم اور اچھے انتظام کی وجہ سے ہمارے ہاں کے تمام آسودہ حال طبقے اپنے بچوں کو ان میں داخل کرانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کے ہسپتال ہیں جن میں ان کے مصارف علاج ادا کرنے کی استطاعت رکھنے والے تمام لوگ دوسرے ہسپتالوں پر ترجیح دیتے ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ آپ اُن کے گورے اور کالے پادریوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ

شہروں کے غلیظ ترین علاقوں میں جاکر وہاں کے غریب و پس ماندہ لوگوں سے ملتے ہیں۔ اور ان کی مدد کرتے ہیں۔ اسی طرح وہ دور دراز دیہات میں پہنچتے ہیں، اور آبادی کے اس حصے سے گھلتے ملتے اور ان کی خوشی اور غمی میں شریک ہوتے ہیں، جن سے ہم میں سے اکثر ملنا پسند نہیں کرتے۔ یہ مشنری عقلی و علمی دلائل سے نہیں بلکہ اپنے اعلیٰ پائے کے سکولوں، کالجوں اور ہسپتالوں کے ذریعہ نیز غریب پس ماندہ اور معاشرہ کے ٹھکرائے ہوئے طبقوں سے ہمدردی کرکے اور ان کی مدد کرکے متاثر کرتے ہیں۔

آج ضرورت ہے کہ ہمارے علمائے کرام دین اسلام کے فلاحی پہلو کی اہمیت مسلمانوں کے ذہن نشین کرائیں۔ اگر ہم میں یہ شعور پیدا ہو جائے تو کوئی غیر مذہب والا اپنی تبلیغی سرگرمیوں سے ہم میں سے کسی کو اپنے مذہب سے منحرف نہ کر سکے گا۔ کیا یہ واقعہ نہیں کہ ظہور اسلام کے وقت تمام شمالی افریقہ، مصر اور شام صدیوں سے عیسائی تھے۔ خود جزیرہ عرب اور ایران میں بھی عیسائیت داخل ہو رہی تھی، لیکن اسلام نے ایک مختصر سی مدت میں وہاں سے عیسائیت کی ایسی بیخ کنی کی کہ اب تک وہاں یہ دوبارہ گھس نہیں سکی۔ بے شک اس کی ایک وجہ تثلیث کے مقابلے میں توحید کی علمی و عقلی برتری تھی۔ لیکن ایک وجہ یہ بھی تھی کہ اسلام ان سب ملکوں کے لیے ایک فلاحی پیغام عمل بھی تھا، اور پسی ہوئی خدا کی مخلوق نے اسے اپنے لیے ایک رحمت سمجھا۔

مجمع البحرین

(یعنی شیعہ و سنّی کی متفق علیہ روایات)

مؤلف: محمد جعفر شاہ پھلواروی —— تعارف و تبصرہ: علامہ جعفر حسین قبلہ

"مجمع البحرین" وحدت امت کی طرف ایک اہم قدم ہے اور اہل اسلام کی ہزار سالہ تاریخ میں یہ اپنی نوعیت کی پہلی پیش کش ہے۔ اس میں اسلام کی ان تعلیمات کو پیش کیا گیا ہے جن پر سُنّی اور شیعہ (اثنا عشری) دونوں متفق ہیں۔ قیمت: چھ روپے

ملنے کا پتہ: ادارہ ثقافت اسلامیہ۔ کلب روڈ۔ لاہور